

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے  
خفیہ



## صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعہ المبارک 14 جنوری 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

بہبود آبادی، قانون و پارلیمانی امور اور پبلک پراسیکیوشن

## محکمہ میں 2005 تا 2008 بھرتی کی صورتحال

\*522: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2005 سے 31 مئی 2008 تک کتنے افسران و عملہ کی بھرتی کی گئی ہے ہر ضلع میں کتنے آفیسرز اور عملہ کی تعداد مقرر ہے ہر ضلع کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟  
(ب) کیا یہ درست ہے کہ آفیسرز کی بھرتی کنٹریکٹ پر کی جاتی رہی ہے؟  
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفیسرز اور عملہ کی بھرتی منسوخ بھی کی گئی ہے اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) محکمہ پراسیکیوشن میں ضلع لاہور اور گجرات سے کتنے آفیسرز اور عملہ کی بھرتی کی گئی ہے، ان کے نام، پتہ جات، قومیت و اہلیت کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر پبلک پراسیکیوشن

(الف) محکمہ پبلک پراسیکیوشن نومبر 2005 میں بنا۔ اس وقت سے لے کر 31 مئی 2008 تک جتنے افسران و عملہ کی بھرتی کی گئی ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس طرح ہر ضلع میں تعینات افسران و عملہ کی تعداد و تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔  
(ب) یہ درست نہ ہے۔ اگرچہ محکمہ پراسیکیوشن میں اکثر بھرتی کنٹریکٹ بنیادوں پر کی گئی ہے۔ لیکن پنجاب کریمینل پراسیکیوشن سروس ایکٹ 2006 کی شق نمبر (4) کے تحت کچھ افسران کو حکومت پنجاب کے دوسرے محکموں سے مستقل بنیادوں پر اس محکمہ میں INDUCT کیا گیا ہے کیونکہ ان کی تقرری ان کے سابقہ محکموں میں مستقل تھی۔

(ج) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک پراسیکیوشن نے انتظامی وجوہات کی بنا پر 31 مئی 2008 تک کچھ افسران اور عملہ کی بھرتی منسوخ کی۔ افسران کی بھرتی کی منسوخی کی تفصیل ضمیمہ (ج) اور عملہ کی بھرتی کی منسوخی کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں 25 جولائی 2008 کو محکمہ نے انٹرویو میں ناکامی کی بناء پر تقریباً 488 افسران کی بھرتی کو منسوخ کیا لیکن لاہور ہائیکورٹ نے محکمہ کے اس آرڈر پر تاحال عمل درآمد روک دیا ہے۔

(د) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کے ضلع لاہور میں تعینات افسران کی کل تعداد 133 اور عملہ کی تعداد 237 ہے۔ جبکہ ضلع گجرات میں تعینات افسران کی تعداد 30 اور عملہ کی تعداد 39 ہے۔ ضلع لاہور میں

تعیینات افسران و عملہ کی تفصیل ضمیمہ (س) پر اور ضلع گجرات میں تعینات افسران و عملہ کی تفصیل ضمیمہ (ش) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2008)

محکمہ سولیسٹر لاہور میں خواتین کی ملازمت کا کوٹہ و دیگر تفصیلات

\*2663: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) دفتر سولیسٹر پنجاب لاہور میں خواتین کی ملازمت کے لئے منظور شدہ کوٹہ کتنا ہے؟
- (ب) متذکرہ محکمہ میں سال 2007 کے دوران کتنی خواتین کو ملازمت دی گئی نیز ملازمت دی گئی خواتین کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ محکمہ میں ملازمت پر رکھی گئی خواتین کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2007 کے دوران رکھی گئی خواتین کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟
- (تاریخ وصولی 16 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

- (الف) بروئے نوٹیفیکیشن حکومت پنجاب نمبر 93/35-I-III-SOR مورخہ 2002۔
- 17-04 سولیسٹر ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں خواتین کے لیے 5% کوٹہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیریل نمبر	نام اسامیاں	سکیل نمبر	کل تعداد اسامیاں	5% کوٹہ برائے خواتین کی تعداد
1	سٹینوگرافر	12	82	4
2	اسٹنٹ	14	46	2
3	اکاؤنٹنٹ	10	36	2
4	جونیر کلرک	07	249	13
5	نائب قاصد	01	284	14

- (ب) سولیسٹر ڈیپارٹمنٹ میں سال 2007ء کے دوران کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے لہذا کسی خاتون کی بھرتی بھی ممکن نہ تھی۔

- (ج) چونکہ سولیسٹر ڈیپارٹمنٹ میں مذکورہ بالا اسامیاں سکیل نمبر 1 تا 14 کی ہیں لہذا سال 2007ء سے قبل بھرتی شدہ خواتین کا بذریعہ پبلک سروس کمیشن بھرتی کرنا ضروری نہ تھا۔

(د) سال 2007ء کے دوران کسی مرد یا خاتون کو بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اپریل 2009)

سال 2008، پنجاب میں موبائل سروس یونٹ و تولیدی مراکز قائم کی تفصیلات

\*4023: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت نے پنجاب میں سال 2008 کے دوران کل کتنے موبائل سروس یونٹ قائم کئے؟

(ب) محکمہ صحت نے پنجاب میں سال 2008 کے دوران کل کتنے تولیدی مراکز قائم کئے؟

(تاریخ وصولی 28 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) محکمہ بہبود آبادی پنجاب نے پانچ سالہ منصوبہ (2003-08) کے تحت موبائل سروس یونٹس کی تعداد 71 سے بڑھا کر 117 کی ہے۔ یہ اہداف 2008 سے پہلے مکمل کر لئے گئے تھے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) محکمہ بہبود آبادی پنجاب نے سال 2007-08 میں 25 مراکز تولیدی صحت کا قیام عمل میں آنا تھا۔ جن میں سے 08 مکمل ہو چکے ہیں اور 09 مراکز پر کام تکمیل کے مراحل پر ہے جب کہ 08 مراکز پر سرکاری زمین کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 19 مارچ 2010)

ضلع خانیوال میں پبلک پراسیکیوٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

\*1064: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں کتنے پبلک پراسیکیوٹرز فراٹھس سرانجام دے رہے ہیں ان کی تنخواہ و دیگر مراعات پر کل کتنی رقم خرچ ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع خانیوال میں مزید پبلک پراسیکیوٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور کتنے کنٹریکٹ پر اور کتنے Permanent Basis پر تعینات کئے جانے کی تجویز ہے؟

(ج) پبلک پراسیکیوٹرز کی کارکردگی جانچنے کے لئے کیا Criteria ہے اور انکی تعلیمی قابلیت اور کتنا تجربہ درکار ہوتا ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2008)

## جواب

## وزیر پبلک پراسیکیوشن

(الف) ضلع خانیوال میں اس وقت 27 منظور شدہ اسامیوں پر پچیس (25) پراسیکیوٹرز فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جن میں گریڈ 19 کا ایک (1) ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، گریڈ 18 کے چار (4) ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹرز اور گریڈ 17 کے بیس (20) اسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹرز شامل ہیں۔ فی الحال دو (2) ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ ضلع خانیوال میں پراسیکیوٹرز کی تنخواہ اور دیگر مراعات پر جتنی رقم خرچ ہو رہی ہے اس کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ فی الحال حکومت کا ایسا کوئی ارادہ نہ ہے۔

اس وقت ضلع خانیوال میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی ایک (1)، ایڈیشنل سیشن ججز کی چھ (6) اور سول جج کم جوڈیشل مجسٹریٹ کی پندرہ (15) عدالتوں میں مقدمات کی تعداد اور ضرورت کے مطابق پچیس (25) پراسیکیوٹرز فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کی تعداد کافی ہے۔ اس لئے نئی تعیناتی اور مزید فنڈز مختص کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی جو 2 اسامیاں خالی ہیں جو نئی پراسیکیوٹرز میسر ہوں گے ان کو ضلع خانیوال میں تعینات کر دیا جائے گا۔

(ج) پبلک پراسیکیوٹرز کی کارکردگی جانچنے کا سب سے اہم ذریعہ ان کی Annual

## Performance Evaluation یا Confidential Reports (ACR's)

Reports (PER's) ہیں۔ اس کے علاوہ پراسیکیوٹرز کی کارکردگی جانچنے کے لئے پبلک پراسیکیوشن

ڈیپارٹمنٹ نے 8 ریجنل مانیٹرنگ سیل بنائے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔ ضلع کاہر پراسیکیوٹرز چار مختلف قسم کے فارم (جن کی تفصیل ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ

دی گئی ہے) پر کر کے ہر ماہ اپنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کو بھجواتا ہے۔ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹران فارم میں درج

اعداد و شمار کو اکٹھا کر کے پورے ضلع کی رپورٹ ریجنل مانیٹرنگ سیل کو بھجواتا ہے اور 8 ریجنل مانیٹرنگ

سیل اپنی رپورٹ صوبائی مانیٹرنگ سیل کو بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے پراسیکیوٹرز کی کارکردگی کو جانچنے

اور اس کو بہتر بنانے میں کافی آسانی ہوتی ہے۔

جہاں تک پراسیکیوٹرز کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کا تعلق ہے تو ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کے لئے ایل ایل بی کے بعد 12 سال وکالت کا تجربہ، ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کے لئے ایل ایل بی کے بعد 7 سال وکالت کا تجربہ اور اسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کیلئے ایل ایل بی کے بعد 2 سال وکالت کا تجربہ درکار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2008)

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے متعلقہ تفصیلات

\*4380: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی موجودگی کے باوجود خواجہ حارث اور مصطفیٰ رمدے ایڈووکیٹ صاحبان عدالتوں میں حکومت کی طرف سے پیش ہو رہے ہیں؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ایڈووکیٹ صاحبان کس کے behalf پر پیش ہو رہے ہیں اور آج تک کس کس میں پیش ہوئے اور انہیں کتنی فیس کس مد سے ادا کی گئی، ہر کیس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے؟
- (ج) کیا قواعد و ضوابط کے تحت ایڈووکیٹ جنرل کی موجودگی کے باوجود مذکورہ ایڈووکیٹ صاحبان عدالتوں میں پیش ہو سکتے ہیں اگر ہاں تو متعلقہ قواعد ایوان کی میرز پر رکھے جائیں؟
- (د) مذکورہ ایڈووکیٹ صاحبان کی بھاری فیسوں کی ادائیگی کے لئے کس مجاز اتھارٹی سے منظوری حاصل کی جاتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 06 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2009)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) یہ درست ہے کہ خواجہ حارث احمد اور جناب مصطفیٰ رمدے، ایڈووکیٹس، ایڈووکیٹ جنرل کی موجودگی میں حکومت کی طرف سے چند مقدمات میں عدالتوں میں پیش ہوئے۔

(ب) محکمہ قانون و پارلیمانی امور نے حکومت پنجاب کے تحت چلنے والے تمام محکموں سے اس بابت معلومات حاصل کی ہیں۔ لہذا ان معلومات کے مطابق خواجہ حارث احمد ایڈووکیٹ اور جناب مصطفیٰ مدے ایڈووکیٹ مندرجہ ذیل مقدمات میں حکومت کی طرف سے عدالت عالیہ میں پیش ہوئے ہیں:-

1- خواجہ حارث احمد ایڈووکیٹ نے مندرجہ ذیل مقدمات میں حکومت کی نمائندگی کی:-

نمبر شمار	تفصیل کیس	محکمہ	عدالت	فیس
1	1-رٹ پیٹیشن نمبر 6470/2008 سید خرم شاہ بنام میاں محمد شہباز شریف 2-رٹ پیٹیشن نمبر 654/2008 سید خرم شاہ بنام میاں محمد شہباز شریف	قانون و پارلیمانی امور	عدالت عالیہ، لاہور	پانچ لاکھ روپے
2	رٹ پیٹیشن نمبر 9394/2008 محمد سلیم وغیرہ بنام حکومت پنجاب	پبلک پراسیکیوشن	عدالت عالیہ، لاہور	دس لاکھ روپے
3	رٹ پیٹیشن نمبر 15744/2009 سٹیٹ بنام فیڈریشن آف پاکستان	محکمہ خوراک	عدالت عالیہ، لاہور	پندرہ لاکھ روپے
4	1-رٹ پیٹیشن نمبر 18515/2009 حکومت پنجاب بنام چیف الیکشن کمشنر 2-پیل نمبر 843/2009 محمد اظہر صدیق بنام حکومت پنجاب وغیرہ	محکمہ داخلہ	عدالت عالیہ، لاہور	پانچ لاکھ روپے

2- جناب مصطفیٰ مدے ایڈووکیٹ نے مندرجہ ذیل مقدمات میں حکومت کی نمائندگی کی:-

نمبر شمار	تفصیل کیس	محکمہ داخلہ	عدالت	فیس
1	1-رٹ پیٹیشن نمبر 18515/2009 حکومت پنجاب بنام چیف الیکشن کمشنر	محکمہ داخلہ	عدالت عدلیہ، لاہور	دس لاکھ پچاس ہزار روپے

چھ لاکھ روپے	عدالت عالیہ لاہور	ایس اینڈ جی اے ڈی (سروسز-1)	1-رٹ پیٹیشن نمبر 18024/2008 اور نگزیب شفیع برکی بنام گورنمنٹ آف پنجاب 2- رٹ پیٹیشن نمبر 18025/2008 اور نگزیب شفیع برکی بنام گورنمنٹ آف پنجاب	2
--------------	----------------------	-----------------------------------	---	---

(ج) کسی قانون یارولز میں ایسی کوئی پابندی نہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کی موجودگی میں حکومت پرائیویٹ کونسل مقرر نہ کر سکتی ہے۔ وکلاء سے متعلق معاملات بشمول فیس پنجاب، گورنمنٹ رولز آف بزنس 1974 کے شیڈول II کے تحت محکمہ قانون و پارلیمانی امور کے ذمہ ہیں (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) محکمہ قانون حسب ضرورت پرائیویٹ وکلاء کے تقرر کے لئے مناسب اقدامات کرتا ہے جس میں جناب چیف منسٹر کی منظوری بھی شامل ہے۔

(د) چونکہ مندرجہ بالا مقدمات انتہائی اہمیت کے حامل تھے لہذا پرائیویٹ وکلاء کا تقرر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے کیا گیا اور ان کی فیس بھی جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے مقرر کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جنوری 2011)

لاہور۔ گلبرگ ٹاؤن میں محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

\*4826: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں محکمہ کے کل کتنے دفاتر ہیں نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں؟
- (ب) ان دفاتر میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
- (تاریخ وصولی 12 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2009)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) گلبرگ ٹاؤن میں ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل دفاتر / مراکز ہیں۔

1- تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس لاہور سٹی۔

2- موبائل سروس یونٹ، ماڈل ٹاؤن لاہور

3- مرکز تولیدی صحت سروسز ہسپتال، لاہور

4- فلاجی مرکز (تعداد 13)

نوٹ: درج بالا دفاتر / مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر / فلاجی مراکز میں عملہ کی کل تعداد 77 ہے جن کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 فروری 2010)

شعبہ پراسیکیوشن میں بھرتی کا طریقہ اور پراسیکیوٹرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

\*1612: میاں نصیر احمد: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل پراسیکیوٹرز جنرل، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، اسٹنٹ پراسیکیوٹر جنرل اور اسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی کل کتنی اسامیاں ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، اسٹنٹ پراسیکیوٹر اور اسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی اسامیوں پر تعیناتی دی پنجاب کریمینل پراسیکیوشن سروسز ایکٹ 2006 (ایکٹ 111 آف 2006) کے سیکشن 8(4) کے تحت بوساطت پنجاب پبلک سروس کمیشن ہوگی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا اسامیوں پر تعیناتی کے حوالے سے محکمہ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو اہل امیدواروں کی بھرتی کے لئے کہا تھا اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اس سلسلہ میں اشتہار بھی مختلف اخبارات میں شائع ہوا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو اس سلسلہ میں مزید کام سے روک کر سابقہ حکومت نے میرٹ کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اپنے من پسند کیلوں کو مذکورہ بالا اسامیوں پر سفارش اور رشوت کی بنیاد پر بھرتی کیا؟

(ه) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو سابقہ حکومت نے جو پراسیکیوٹرز بھرتی کئے تھے ان کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے نیز دی پنجاب کریمینل پراسیکیوشن سروسز ایکٹ 2006 (ایکٹ 111 آف 2006) کے سیکشن 8(4) کے تحت بوساطت پنجاب پبلک سروس کمیشن پراسیکیوٹرز بھرتی نہ کرنے والوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

## جواب

وزیر پبلک پراسیکیوشن

(الف) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو وقتی طور پر پراسیکیوٹرز کی بھرتی سے اس لئے روکا گیا تھا کہ کمیشن نے مختلف اسامیوں کے تحریری امتحان کیلئے جو نصاب (Syllabus) دیا تھا اس میں آسانی اور کمی بیشی کی ضرورت محسوس کی گئی تھی اور یہ فیصلہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد ہوا تھا (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کے مطابق مختلف اسامیوں کیلئے اعلیٰ اہلکاران پر مشتمل ایک کمیٹی (بشمول سابقہ جج لاہور ہائی کورٹ لاہور اور سابقہ ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن) سے باقاعدہ انٹرویو کے بعد ان پراسیکیوٹرز کو عارضی طور پر اس شرط کے ساتھ بھرتی کیا گیا کہ جو نہی کمیشن سے پاس شدہ پراسیکیوٹرز میسر ہو گئے ان کے کنٹریکٹ کو ختم کر دیا جائے گا۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) سابقہ دور حکومت میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر جو پراسیکیوٹرز بھرتی کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک پراسیکیوٹرز کی بھرتی بوساطت پنجاب پبلک سروس کمیشن نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا تعلق ہے تو جواب (د) میں ذکر ہو چکا ہے کہ وقتی طور پر یہ فیصلہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی منظوری اور لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق ہوا تھا۔ اور ان کے خلاف قانونی کارروائی محکمہ کے متعلقہ نہ ہے۔ مزید یہ کہ مستقل بنیادوں پر پراسیکیوٹرز کی بھرتی کیلئے کمیشن کو کہا گیا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جنوری 2009)

لاہور-ایڈووکیٹ جنرل و دیگر اہلکاران کی تفصیلات

\*7449: چودھری عبداللہ یوسف: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) لاہور میں ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ ایڈیشنل ایڈووکیٹس اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی

کتنی تعداد ہے؟

(ب) ان کے تقرر کا کیا معیار ہے؟

(ج) سال مئی 2008 سے مئی 2010 تک مذکورہ عہدیداران کو کتنا معاوضہ پنجاب حکومت نے ادا کیا؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) اس وقت دفتر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب لاہور میں لائسنس کی تعداد درج ذیل ہے:-

I- ایڈووکیٹ جنرل پنجاب 1

II- ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب 13

III- اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب 23

(ب) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے تقرر کا معیار-

I- ایڈووکیٹ جنرل پنجاب وہ شخص مقرر ہو سکتا ہے جو ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ہو۔

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے تقرر کا معیار-

I- کم از کم عمر 40 سال ہونی چاہیے۔

II- اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل ہو یا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہو۔

III- کم از کم 30 مقدمات میں ایڈووکیٹ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ پیروی کی ہو۔

اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے تقرر کا معیار-

I- کم از کم عمر 35 سال

II- کم از کم 7 سال کا تجربہ بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہو۔

III- کم از کم 20 مقدمات میں بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں پیروی کی ہو۔

نوٹ:- ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

کے لئے پاکستان کا شہری ہونا لازم ہے۔

(ج) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

رقم	بتاریخ
Rs.18,94,200/-	جون 2008 تا فروری 2009
عہدہ خالی رہا۔	مارچ 2009 تا مئی 2009
Rs.2,84,860/-	جون 2009 تا اگست 2009
عہدہ خالی رہا۔	ستمبر 2009 تا فروری 2010

Rs. 18,36,077/-	مارچ 2010 تا مئی 2010
Rs.40,15,137/-	ٹوٹل:

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

بتاریخ

رقم

Rs.2,52,25,200/- مئی 2008 تا مئی 2009 (برائے 11 سیٹس)

Rs.2,36,89,050/- جون 2009 تا مئی 2010 (برائے 11 سیٹس)

Rs.4,89,14,250/- ٹوٹل

اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

بتاریخ

رقم

Rs.3,76,80,500/- مئی 2008 تا مئی 2009 (برائے 22 سیٹس)

Rs.3,67,90,800/- جون 2009 تا مئی 2010 (برائے 23 سیٹس)

Rs.7,44,71,300/- ٹوٹل

(تاریخ وصولی جواب 10 جنوری 2011)

حافظ آباد- بہبود آبادی کے مراکز، فنڈز اور اسامیوں کی تعداد و تفصیل

\*6455: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں بہبود آبادی کے کتنے مراکز ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز کو سال 2008-09 اور سال 2009-10 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 2008-09 اور سال 2009-10 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(د) مذکورہ مراکز میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 جون 2010)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) فیملی ویلفیئر سنٹرز (فلاحی مراکز) 24

(ii) موبائل سروس یونٹ 02

(iii) مراکز تولیدی صحت 02

(ب) سال 2008-09 میں فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

7.379 ملین روپے	فلاجی مراکز	(i)
0.758 ملین روپے	موبائل سروس یونٹ	(ii)
1.476 ملین روپے	مراکز تولیدی صحت	(iii)
9.613 ملین روپے	کل فنڈز	

(6.426 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور 3.187 ملین روپے دیگر اخراجات) سال 2009-10 میں فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

14.984 ملین روپے	فلاجی مراکز	(i)
1.252 ملین روپے	موبائل سروس یونٹ	(ii)
2.264 ملین روپے	مراکز تولیدی صحت	(iii)
18.500 ملین روپے	کل فنڈز	

(14.504 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور 3.996 ملین روپے دیگر اخراجات)

کل فنڈز برائے سال 2008-09 اور 2009-10 28.113 ملین روپے  
(ج) دفتر ہذا کو 2008-09 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل پنجاب نے جو ادویات فراہم کیں ان کی مالیت 0.374 ملین روپے تھی جب کہ سال 2009-10 میں کوئی ادویات نہیں خریدی گئیں۔

(د)

منظور شدہ اسامیاں	کمپونینٹ (Component)	
24	ایڈمن	(i)
06	تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس	(ii)
08	موبائل سروس یونٹ پراجیکٹ	(iii)
120	فلاجی مراکز	(iv)
42	میل موبیل ائزرز	(v)
10	مرکز تولیدی صحت (حافظ آباد)	(vi)
10	مرکز تولیدی صحت (پنڈی بھٹیاں)	(vii)
220	کل تعداد	

خالی اسامیاں	کمپونینٹ (Component)	
01	ایڈمن	(i)
03	تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس	(ii)
04	موبائل سروس یونٹ پراجیکٹ	(iii)
14	فلاحی مراکز	(iv)
06	میل موبیلائزرز	(v)
03	مرکز تولیدی صحت (حافظ آباد)	(vi)
06	مرکز تولیدی صحت (پنڈی بھٹیاں)	(vii)
40	کل تعداد	

(ان میں گریڈ 01 تا 05 کی 08 اسامیاں خالی ہیں جن کے انٹرویو کا پراسس مکمل ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں منتخب امیدواروں کے تقرری کے خطوط ارسال کر دیئے جائیں گے)  
(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

محکمہ پراسیکیوشن میں گاڑیوں کی تعداد دیگر تفصیلات

\*3101: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟  
(ب) مالی سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران کتنی گاڑیاں اس محکمہ کے لئے خریدی گئیں؟  
(ج) یہ گاڑیاں کس کس کمپنی سے کتنی رقم میں خریدی گئیں نیز یہ کتنے سی سی کی ہیں؟  
(تاریخ وصولی 27 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 28 مئی 2009)

جواب

وزیر پبلک پراسیکیوشن

- (الف) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کے پاس کل 69 گاڑیاں ہیں جن میں 11 گاڑیاں انتظامی محکمہ اور 58 گاڑیاں اس کے ملحقہ ادارے پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کے آفس میں ہیں۔  
(ب) مالی سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران محکمہ پبلک پراسیکیوشن کیلئے کل 57 گاڑیاں خریدی گئیں۔  
(ج) تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جون 2009)

### نس بندی سے متعلقہ تفصیلات

\*6456: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نس بندی کروانے پر کوئی وظیفہ دیا جاتا ہے اگر ہاں تو کتنا اور کیا اس میں خواتین بھی شامل ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ وظیفہ صوبے کے تمام اضلاع میں دیا جاتا ہے؟

(ج) نس بندی کروانے کے لئے عمر کی حد کیا ہے؟

(د) کیا نس بندی کی رقم صوبائی سطح پر یا ضلع کی سطح پر خرچ کی جاتی ہے نیز سال 09-2008 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 جون 2010)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ نس بندی کروانے پر ہر مرد کو 500 روپے ادا کئے جاتے ہیں۔ نس بندی کا آپریشن صرف مردوں کے لئے ہوتا ہے جب کہ خواتین کے لئے نل بندی کا آپریشن ہوتا ہے جس کے لئے 250 روپے فی خاتون ادا کئے جاتے ہیں۔

(ب) جی ہاں مذکورہ شرح سے رقم صوبے کے تمام اضلاع میں دی جا رہی ہے۔

(ج) نس بندی کروانے کے لئے عمر کی کوئی حد نہیں ہے کوئی بھی ایسا کلائنٹ جس کے کم از کم دو بچے ہوں اور چھوٹے بچے کی عمر ایک سال سے زیادہ ہو اور جو یہ سمجھتا ہو کہ اس کا خاندان مکمل ہو چکا ہے نس بندی کروا سکتا ہے۔

(د) جی ہاں نس بندی کی رقم صوبائی اور ضلع دونوں سطح پر خرچ کی جاتی ہے۔ 09-2008 میں نس بندی کی مد میں /4770000 روپے اور نل بندی کی مد میں /21612500 روپے ادا کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جولائی 2010)

### محکمہ پراسیکیوشن کے قیام کے مقاصد و دیگر تفصیلات

\*3102: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) لاہور میں اس کے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ج) سال 08-2007 اور 09-2008 اس محکمہ کے بجٹ کی تفصیل مدواؤں بیان کریں؟

- (د) ان سالوں کے دوران کتنی آمدن کس کس ذرائع سے ہوئی؟  
 (ه) محکمہ ہذا میں گریڈ 17 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟  
 (تاریخ وصولی 28 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 28 مئی 2009)

جواب

وزیر پبلک پراسیکیوشن

(الف) \*عوام کی بھلائی کیلئے فوجداری مقدمات کے حوالے سے ایک آزاد، غیر جانبدار شفاف اور بااثر سروس کا قیام۔

\*ریاست کی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے مظلوم عوام کو زیادتیوں سے بچانا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا۔

\*سسٹے انصاف تک عوام کی رسائی کیلئے حکومت کے مختلف اداروں کے درمیان تعاون و ہم آہنگی کو بڑھانا۔  
 (ب) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کے کچھ دفاتر سول سیکرٹریٹ کے اندر ہیں اور کچھ دفاتر ایک کرائے کی عمارت واقع فریڈ ٹاور 19- ٹیمپل روڈ پر ہیں۔

(ج) محکمہ پبلک پراسیکیوشن اور اس کے ملحقہ ادارے پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کے بجٹ کی تفصیل علی الترتیب ضمیمہ "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ پبلک پراسیکیوشن کا بنیادی مقصد عوام کی فلاح ہے۔ اس لئے آمدن کا سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ه) محکمہ پبلک پراسیکیوشن میں گریڈ 17 اور اس کے اوپر کی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جون 2009)

فیصل آباد بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

\*7078: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو سال 09-2008 اور 10-2009 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی Surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کو ٹی اے / ڈی اے کے سلسلے میں خرچ ہوئی؟

(ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟  
 (ز) کتنی رقم یوٹیلٹی بلوں پر خرچ ہوئی؟  
 (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 02 جون 2010 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2010)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) ضلع فیصل آباد میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	فراہم کردہ رقم
2008-09	72057927/- روپے
2009-10	53957000/- روپے

(ب) ضلع فیصل آباد میں خرچ اور surrender کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	خرچ کردہ رقم	سرنڈر کی گئی رقم
2008-09	72284446/- روپے	Nil
2009-10	82047490/- روپے	Nil

(ج) ضلع فیصل آباد میں ملازمین / افسران کی تنخواہوں کی مد میں خرچ کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	تنخواہوں کی مد میں اخراجات
2008-09	62979922/- روپے
2009-10	72930818/- روپے

(د) سرکاری ملازمین اور افسران کوٹی اے / ڈی اے کے سلسلے میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ٹی اے / ڈی اے	
2008-09	348252/- روپے	ملازمین
2009-10	436153/- روپے	
2008-09	238456/- روپے	افسران
2009-10	189795/- روپے	

(ہ) سال 2008-09 اور 2009-10 میں ضلع فیصل آباد میں سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) ضلع فیصل آباد میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت مع پٹرول وغیرہ پر خرچ تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	گاڑیوں کی مرمت	پٹرول
2008-09	261581/-	793116/-
2009-10	99485/-	1173313/-
کل رقم (روپے)	361066/-	1966429/-

(ز) ضلع فیصل آباد میں یوٹیلٹی بلوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	کل خرچ
2008-09	640453/- روپے
2009-10	536188/- روپے

(ح) ضلع فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبوں (مرکز تولیدی صحت سمندری کی تعمیر) پر

کل -/241000 روپے خرچ کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جنوری 2011)

پبلک پراسیکیوشن کے قیام کے مقاصد و دیگر تفصیلات

\*3479: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پبلک پراسیکیوشن کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟
- (ب) اس کی سال 2006 سے آج تک کی کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) یہ محکمہ عوام کو کیا ریلیف یا خدمت فراہم کر رہا ہے؟
- (د) اس محکمہ کے سال 2007-08 اور 2008-09 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟
- (تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر پبلک پراسیکیوشن

(الف) \* عوام کی بھلائی کیلئے فوجداری مقدمات کے حوالے سے ایک آزاد، غیر جانبدار شفاف اور بااثر سروس کا قیام۔

\*ریاست کی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے مظلوم عوام کو زیادتیوں سے بچانا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا۔

\*سستے انصاف تک عوام کی رسائی کیلئے حکومت کے مختلف اداروں کے درمیان تعاون و ہم آہنگی کو بڑھانا۔  
(ب) محکمہ پبلک پراسیکیوشن نے باقاعدہ طور پر کام کا آغاز یکم جنوری 2007ء سے کیا۔ اس لیے اس محکمہ کی یکم جنوری 2007ء سے یکم جون 2009ء تک کی کارکردگی ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اس محکمے کا بنیادی مقصد فوجداری مقدمات کے حوالے سے صوبے کے مظلوم عوام کو انصاف دلاتے ہوئے ان کو زیادتیوں سے بچانا ہے مزید یہ محکمہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دلوانے میں پیش پیش ہے۔

(د) محکمہ پبلک پراسیکیوشن اور اس کے ملحقہ ادارے پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کے بجٹ کی تفصیل علی الترتیب ضمیمہ "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

### نس بندی کروانے کی تفصیلات

\*7080: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نس بندی کروانے پر /5000 روپے کا وظیفہ دیا جا رہا ہے کیا اس میں خواتین بھی شامل ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ وظیفہ صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے ہے یا مخصوص شہروں /سنٹروں میں دیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا نس بندی کروانے کے لئے عمر کی قید ہے اگر ایسا ہے تو کس عمر کے افراد کو نس بندی کروانے پر وظیفہ دیا جاتا ہے؟

(د) ضلع خانیوال میں 2009 میں نس بندی کروانے والے مرد و خواتین کی تعداد اور وظیفہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) کیا نس بندی کی رقم صوبائی سطح پر یا ضلع کی سطح پر خرچ کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 02 جون 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حکومتی پالیسی کے مطابق نس بندی کروانے والے ہر شخص کو آپریشن کے فوراً بعد صرف ایک بار -/500 روپے (مبلغ پانچ صد روپے) اور نل بندی کروانے والی خواتین کو اسی مد

میں۔/250 روپے (مبلغ دو صد پچاس روپے) دیئے جاتے تھے۔ مالی بحران کی وجہ سے یکم جولائی 2010 سے اس رقم کو ختم کر دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا رقم پنجاب بھر میں بلا تفریق ہر اس مرد اور عورت کو دی جاتی تھی جو محکمہ بہبود آبادی کے مراکز اور محکمہ بہبود آبادی کے تعاون سے چلنے والی غیر سرکاری تنظیموں کے مراکز سے مانع حمل آپریشن کرواتے تھے۔

(ج) نس بندی کے لئے عمر کی کوئی قید نہ ہے۔ یہ ایک جراحی عمل اور مستقل مانع حمل طریقہ ہے۔ نس بندی کروانے والے شخص کو حقیقتاً اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ اس کا خاندان مکمل ہو چکا ہے اور نس بندی کروانے کے بعد وہ مزید اولاد پیدا نہ کر سکے گا۔

نس بندی کروانے والے ہر عمر کے شخص کو۔/500 روپے (مبلغ پانچ صد روپے) صرف ایک بار دیئے جاتے تھے اور یہ یکم جولائی 2010 سے بند کر دیا گیا ہے۔

(د) ضلع خانیوال میں 2009 میں نس بندی اور نل بندی کروانے والے مرد و خواتین کی تعداد 7199 تھی جن میں 127 مردانہ نس بندی اور 7072 زنانہ نل بندی کے کیسز تھے اور ان کو۔/1831500 روپے ادا کئے گئے۔

(ه) نس بندی اور نل بندی کی رقم محکمہ بہبود آبادی کے لئے ہر ضلع اور تحصیل کی سطح پر موجود مراکز صحت تو والد اور محکمہ کے تعاون سے چلنے والی غیر سرکاری تنظیموں کے مراکز پر صوبائی حکومت کی زیر نگرانی خرچ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جنوری 2011)

ضلع چنیوٹ، محکمہ کے مراکز صحت و ہسپتالوں کی تفصیلات

\*7388: سید حسن مرتضیٰ: کیا او زیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت اور ہسپتال ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2009 سے آج تک ان مراکز صحت اور ہسپتالوں سے کل کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا

ہے؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2010 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2010)

## جواب

وزیر بہبود آبادی

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام ایک مرکز تولیدی صحت، ایک موبائل سروس یونٹ اور 17 فلاجی مراکز ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام مراکز صحت و ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(الف) مرکز تولیدی صحت، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا روڈ چنیوٹ

(ب) موبائل سروس یونٹ، تحصیل کمپلیکس آفس، نزد بوائز کالج فیصل آباد چنیوٹ روڈ، چنیوٹ

(ج) فلاجی مراکز

1- مکان نمبر 417 آراتیج بلاک نمبر 2، چنیوٹ سٹی

2- تحصیل کمپلیکس آفس، نزد بوائز کالج فیصل آباد چنیوٹ روڈ، چنیوٹ

3- چک نمبر 139، جھوک ملیہ

4- بھوانہ، نزد نیشنل بینک آف پاکستان، جھنگ چنیوٹ روڈ

5- موضع سلیمان کلر والا، جھنگ چنیوٹ روڈ

6- محلہ احمد پورہ، سالار روڈ

7- رجوعہ سادات، نزد گورنمنٹ ہائی سکول

8- موضع احمد نگر، چنیوٹ سرگودھا روڈ

9- مکان نمبر 10/2 دار البرکات، چناب نگر

10- لالیاں نمبر 1، نزد گرلز ہائی سکول

11- لالیاں نمبر 2، محلہ عید گاہ، گلی آغا والی

12- موضع دلہ، لالیاں، جھنگ روڈ

13- چک نمبر 125 جپہ، چک جھمرہ روڈ

14- موضع ہر سہ شیخ، چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں روڈ

15- چک نمبر 195

16- چک نمبر 131، لونے والا

17- موضع کلری، نزد گرلز ہائی سکول، جھنگ لالیاں روڈ

(ب) ضلع چنیوٹ میں یکم جنوری 2009 سے آج تک محکمہ بہبود آبادی کے مراکز سے 105600 مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 07 جنوری 2011)

لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر و دیگر تفصیلات

\*7628: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر قائم ہیں؟  
 (ب) ان دفاتر کے سال 2008 سے آج تک کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟  
 (ج) اس وقت لاہور میں محکمہ ہذا کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟  
 (د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو سال 2008 سے آج تک کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟  
 (ه) محکمہ ہذا کے تحت کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز لاہور میں کام کر رہی ہیں اور ان کو حکومت کی طرف سے کون کون سی ڈیوٹی سونپی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2010)

جواب

وزیر بہبود آبادی

- (الف) لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں:-  
 1- ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس 88 ایم گلبرگ III لاہور  
 2- تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس، لاہور کینٹ / سٹی، 157 تاترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور  
 (ب) محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ ترقیاتی فنڈز میں سے آتا ہے۔ جب کہ غیر ترقیاتی بجٹ سے فنڈز کی فراہمی نہ ہے۔ ضلع لاہور کے دفاتر کے سال 2008 سے آج تک کے ترقیاتی اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس، لاہور

ترقیاتی اخراجات	مالی سال
5.154 ملین	2008-09
7.717 ملین	2009-10

2010-11 5.928 ملین (2010-11-30 تک)

2- تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس، لاہور کینٹ / سٹی

مالی سال ترقیاتی اخراجات

2008-09 1.956 ملین

2009-10 1.912 ملین

2010-11 0.429 ملین (2010-11-30 تک)

(ج) محکمہ بہبود آبادی میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں نہ ہیں البتہ 8 مراکز تولیدی صحت مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- لیڈی ولننگڈن ہسپتال، لاہور

2- سروسز ہسپتال، لاہور

3- لاہور جنرل ہسپتال، لاہور

4- سرگنگارام ہسپتال، لاہور

5- لیڈی ایچی سن ہسپتال، لاہور

6- فاطمہ میموریل ہسپتال، لاہور

7- جناح ہسپتال لاہور

8- ویزیکٹومی سنٹر میو ہسپتال قائم مقام سرگنگارام ہسپتال، لاہور اس کے علاوہ ضلع لاہور میں 101

فلاحی مراکز اور 02 موبائل سروس یونٹس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ("الف" اور "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مراکز تولیدی صحت: (RHS "A" Centers)

مالی سال فراہم کردہ بجٹ

2008-09 32.849 ملین

2009-10 33.249 ملین

2010-11 7.809 ملین (2010-11-30 تک)

موبائل سروس یونٹس (MSUs)

مالی سال فراہم کردہ بجٹ

2008-09 1.572 ملین

2009-10 1.788 ملین

2010-11 0.520 ملین (30-11-2010 تک)

فلاحی مراکز (101) (Family Welfare Centers)

مالی سال فراہم کردہ بجٹ

2008-09 47.944 ملین

2009-10 58.824 ملین

2010-11 19.528 ملین (30-11-2010 تک)

(ہ) محکمہ بہبود آبادی پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات نہ ہیں۔ البتہ اس وقت ضلعی آفیسر بہبود آبادی لاہور کے زیر اہتمام 101 فیملی ویلفیئر ورکرز (BS-08) / فیملی ویلفیئر کونسلرز (BS-11) کام کر رہی ہیں اور ان کا کام انتظام و نگرانی، خاندانی منصوبہ بندی، زچہ کی دیکھ بھال اور بچے کی نگہداشت کرنا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جنوری 2011)

مقصود احمد ملک

لاہور

سیکرٹری

مورخہ 12 جنوری 2011

بروز جمعہ المبارک 14 جنوری 2011ء بہود آبادی، قانون و پارلیمانی امور اور پبلک پراسیکیوشن کے  
سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
-1	چودھری جاوید احمد، ایڈووکیٹ	522
-2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4023، 2663
-3	جناب محمد یار ہراج	1064
-4	جناب محمد محسن خان لغاری	4380
-5	محترمہ نسیم لودھی	4826
-6	میاں نصیر احمد	1612
-7	چودھری عبداللہ یوسف	7449
-8	چودھری محمد اسد اللہ	6456، 6455
-9	جناب محمد نوید انجم	3102، 3101
-10	چودھری ظہیر الدین خاں	7078
-11	ملک جہانزیب وارن	3479
-12	ڈاکٹر سامیہ امجد	7080
-13	سید حسن مرتضیٰ	7388
-14	ڈاکٹر فائز اصغر	7628